بریہ کے لوگوں کی مثال

پولُس کا مقدُونیہ میں آنا

باب سولہ اور سترہ میں لکھا ہے کہ پولُس مقدُونیہ کے علاقوں میں آیا، اور وہاں اُس نے کلیسیائیں قائم کیں — پہلے فِلپّی میں، پھر تھِسّلُنیکہ میں، اور اُس کے بعد بریہ میں۔
اور جب وہ بریہ میں داخل ہوا، تو اپنی عادت کے موافق یہود کے عبادت خانہ میں گیا اور اُنہیں تعلیم دینے لگا۔

اب ہم اعمال 17:10-11 سے پڑھیں:
اور بھائیوں نے فوراًرات ہی کو پولُس اور سیلاس کو بریہ کو روانہ کیا۔ اور وہ وہاں پہنچ کر یہود کے عبادت'' خانہ میں گئے۔
یہ لوگ تھِسّلُنیکہ کے اُن لوگوں سے شریف تھے، کیونکہ اُنہوں نے کلام کو بڑی رغبت سے قبول کیا اور ہر روز کتابِ مقدس کی تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں ایسی ہی ہیں یا نہیں۔

تحقیقی روح (The Spirit of Enquiry)

لفظ ''تحقیقات کرتے تھے'' پر غور کرو — کیونکہ یہی تحقیق (Research) کا مطلب رکھتا ہے۔
جب پولُس اُنہیں منادی کرتا تھا، اُس کے پاس نیا عہد نامہ نہ تھا، کیونکہ وہ ابھی تک لکھا نہ گیا تھا؛ بلکہ وہ اُنہیں پرانے عہد نامہ سے مسیح کے حق میں دلائل دیتا تھا۔
اور یہودیوں نے کلام کو رغبت سے قبول کیا، مگر وہ کتابِ مقدس کی روزانہ تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں ایسی ہی ہیں یا نہیں۔

پس وہ شریف ٹھہرے، کیونکہ اُنہوں نے اندھے پن سے ایمان نہ لایا بلکہ خدا کے کلام کے وسیلہ سے ہر بات کو پرکھا۔

آج بھی جو کلیسیا میں کلامِ خدا سنتے ہیں، مبارک ہیں وہ جو اپنی کتابِ مقدس کھول کر دیکھتے ہیں کہ آیا واعظ کی باتیں کلام کے مطابق ہیں یا نہیں۔

تحقیق کا مفہوم (The Meaning of Research)

لفظ ''تحقیق'' کا مطلب ہے تلاش کرنا، اور اُس چیز کو دریافت کرنا جو پوشیدہ ہے۔
تمام سچی تحقیق کا پہلا اور اعلیٰ ماخذ کتابِ مقدس ہے۔ کیونکہ تم علمِ الٰہیات (Theology) کے طالب علم ہو، اور تمہاری بنیاد خدا کے کلام کے سوا کوئی نہیں۔ اگر تم اُسے پڑھو نہیں، تو تم اُس پر تحقیق کیسے کرو گے؟ کتابِ مقدس کے بعد تفسیریں، لغات، ہم معانیات
(Concordances)، اور علمانہ کتب بھی موجود ہیں، مگر یہ سب ثانوی ذرائع ہیں؛ اصل سرچشمہ خدا کا کلام ہی ہے۔
مزید برآں مجلات (Journals)، رسائل (Magazines)، اور آن لائن تحریریں بھی تعلیم کے آلات ہیں، مگر ہر تحقیق کی جڑ بائبل ہے۔

لفظ: تجزیہ (The Term: Analysis)

دوسرا لفظ ''تجزیہ'' ہے، جسے ہم ''تجزیہ کرنا'' یا ''تقسیم اور تمیز کرنا'' کہتے ہیں۔
یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کسی مکمل شے کو حصّوں میں تقسیم کیا جائے تاکہ ہر حصّہ الگ الگ طور پر جانچا جا سکے۔
پس تحقیق میں جو شخص تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، وہ حقیقی طالبِ علم ہے۔

یا تصنیف لکھتا ہے، تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ (Thesis) الٰہی علوم میں جب کوئی شاگرد مقالہ وہ تجزیہ کرے، کیونکہ بغیر تجزیہ کے مقالہ ناقص ہے۔
تجزیہ کا مطلب ہے کہ کسی موضوع کو اُس کے اجزاء میں تقسیم کیا جائے تاکہ ہر جزو کو واضح طور پر سمجھا جا سکے۔

لفظ: ترکیب (The Term: Synthesis)

تیسرا لفظ ''ترکیب'' ہے — یعنی جوڑنا یا جمع کرنا۔
اگر تجزیہ میں ہم کسی شے کو تقسیم کرتے ہیں، تو ترکیب میں ہم اُن حصّوں کو ملا کر ایک مکمل کل بناتے ہیں۔
یہ اُس فن کا نام ہے جو منتشر چیزوں کو منظم طور پر یکجا کرتا ہے۔

بہت سے لوگ چار یا پانچ ابواب لکھتے ہیں، گویا ہر باب ایک الگ مقالہ ہے، کیونکہ وہ ترکیب کے فن سے ناواقف ہیں۔
لیکن دانا محقق تجزیہ اور ترکیب دونوں کا علم رکھتا ہے۔
کیونکہ تجزیہ بغیر ترکیب کے بکھرا ہوا ہوتا ہے، اور ترکیب بغیر تجزیہ کے سطحی۔

لفظ: تحلیل (The Term: Assimilation)

چوتھا لفظ ''تحلیل'' ہے، یعنی ''ہضم کرنا اور اپنانا''۔
جس طرح کھانا کھایا جاتا ہے تاکہ جسم کو طاقت دے، اسی طرح علم کو روح میں جذب کیا جاتا ہے تاکہ زندگی میں عمل پیدا ہو۔
تحقیق میں اس کا مطلب ہے کہ کسی دوسرے کی فکر کو سمجھ کر اپنی زبان میں درست طور پر بیان کرنا۔

کہلاتا ہے — یعنی ایک سچائی کو اپنے الفاظ میں وفاداری (Paraphrasing) ''یہی'' پیرافریز سے دہرانا۔
کیونکہ خدا کا کلام نہ صرف سمجھا جانا چاہیے بلکہ زندگی میں لاگو بھی ہونا چاہیے۔

لفظ: موازنہ (The Term: Comparison)

پانچواں لفظ ''موازنہ'' ہے — یعنی دو چیزوں کو ساتھ رکھ کر دیکھنا کہ وہ کہاں متفق ہیں اور کہاں مختلف۔
یہ بھی تحقیق کا حصّہ ہے، کیونکہ حق اکثر ایک آیت کو دوسری آیت سے یا ایک خیال کو دوسرے خیال سے موازنہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

لفظ: پرکھ (The Term: Evaluation)

چھٹا لفظ ''پرکھ'' ہے — یعنی آزمانا، جانچنا، اور ثابت کرنا۔
جس طرح ریاضی دان اپنے حساب کو دوبارہ دیکھتا ہے، اُسی طرح عالمِ دین کو اپنی تحقیق کی جانچ کرنی چاہیے۔
پرکھنے کا مطلب ہے کسی امر کی قدر کو تولنا، اُس کی حقیقت کو پرکھنا، اور یہ دیکھنا کہ آیا وہ سچ ہے یا نہیں۔

حقیقی تحقیق کا خلاصہ (The Summary of True Research)

پس اے عزیز طلبا! حقیقی تحقیق اِن چھ بُنیادی اصولوں پر قائم ہے:

1. **تحقیق** – **(Enquiry)** تلاش کرنا اور دریافت کرنا۔
2. **تجزیہ** – **(Analysis)** تقسیم اور تمیز کرنا۔

3. **ترکیب** – **(Synthesis)** جمع کرنا اور یکجا بنانا۔
4. **تحلیل** – **(Assimilation)** ہضم کرنا اور عمل میں لانا۔
5. **موازنہ** – **(Comparison)** تشبیہ اور فرق کے ساتھ جانچنا۔
6. **پرکھ** – **(Evaluation)** آزمانا اور ثابت کرنا۔

جو شخص اِن باتوں کو سیکھتا ہے، وہ خدا کے کلام کا ماہر اور وفادار طالبِ علم ٹھہرتا ہے، جو بریہ کے شُرفاء کی مانند روز بروز کتابِ مقدس کی تحقیق کرتا ہے کہ آیا یہ باتیں ایسی ہی ہیں یا نہیں۔

تحقیق کا فن اور اُس کی مقدس مشق (The Discipline of Research and Its Sacred Practice)

تحقیقی اصطلاحات کی تفہیم (Understanding the Terms of Inquiry)

جس طرح پرکھ (Evaluation) ایک اصول ہے، اُسی طرح تحقیق کے دائرہ میں اور بھی کئی اصطلاحات ہیں جنہیں سمجھنا ضروری ہے۔
جو شخص اُنہیں سمجھ لیتا ہے، جب وہ اُنہیں اپنی تحقیق میں لاگو کرتا ہے، تو وہ جان لیتا ہے کہ اُس نے تجزیہ کیسے کیا، ترکیب کیسے کی، تحلیل اور توضیح کیسے کی۔
اور جب وہ اِن چیزوں کو آمنے سامنے رکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے کہ کون سی باتیں مشابہ ہیں اور کون سی مختلف، اور آخر میں پرکھ کر فیصلہ کرتا ہے کہ آیا یہ امر درست ہے یا نہیں۔
یہ سب تحقیق کے دائرہ میں آتی ہیں، اور جو اِنہیں اچھی طرح سیکھتا ہے وہ ماہر محقق، چالاک طالبِ علم، بلکہ دانا مصنف بنتا ہے۔

عملی تربیت اور مشق (Of Practice and Application)

اور جب تم اِن باتوں کو آسانی سے سمجھ لو، تو اُن میں خود کو مشق دو، کیونکہ فہم بغیر عمل کے بے فائدہ ہے۔

پس اپنے دل میں کہو: میں موازنہ کیسے کروں؟ میں ترتیب کیسے دوں؟ میں تجزیہ کیسے کروں؟ میں تمیز اور پرکھ کیسے سیکھوں؟

یہ سب تحقیق کے دائرہ میں آتا ہے، اور جو اِن میں مشق کرتے ہیں وہ ماہر اور کامل عالم بن جاتے ہیں۔

(Of Synthesis and Gathering Together) ترکیب اور اجتماع

اب ترکیب کے بارے میں یہ جان لو کہ جس طرح تجزیہ میں تم نے کسی امر کو تقسیم کیا، اُسی طرح ترکیب میں تم اُسے دوبارہ یکجا کرتے ہو۔

بہت سے لوگ جب منادی کرتے ہیں تو اپنے خیالات کو بکھیر دیتے ہیں؛ وہ اِدھر اُدھر پھرتے ہیں، مگر اُسے ترتیب سے نہیں باندھ پاتے۔ وہ بہت کچھ لکھتے ہیں مگر اپنے مضمون کو منظم نہیں کر پاتے۔ لہٰذا جس طرح درست تقسیم ضروری ہے، اُسی طرح درست اجتماع بھی لازم ہے۔

(Of Assimilation and Paraphrase) تحلیل اور پیرافریز

اور تحلیل یا فہم کے بارے میں یہ جان لو کہ یہ بالکل ایسے ہے جیسے کوئی شخص کھانا ہضم کرتا ہے۔

جو کچھ تم نے سمجھا، وہ تمہارے علم کا حصّہ بن جاتا ہے۔

مزید برآں، تحلیل کا مطلب عمل بھی ہے: جو تم نے سمجھا، اُسے تم اپنی زندگی، اپنے گھر، اپنی کلیسیا، اور اپنے معاشرہ میں کیسے لاگو کرتے ہو؟

کیونکہ سچا فہم بانجھ نہیں ہوتا بلکہ عمل میں پھل لاتا ہے۔

یہ بھی لازم ہے کہ تم کسی بات کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکو۔ اگر تم بیان نہیں کر سکتے، تو تم نے دراصل سمجھا ہی نہیں۔ لیکن جب تم نے ہضم کیا اور سمجھا، تو تم پیرافریز کر سکتے ہو —— یعنی وہی خیال اپنے الفاظ میں درست طور پر ظاہر کر سکتے ہو۔ پس جب کوئی شاگرد کتابِ مقدس کی دس آیات پڑھتا ہے، تو اُسے چاہیے کہ وہ اُنہی خیالات کو تین جملوں میں اپنے لفظوں میں لکھے، معنی کو نہ بدلے بلکہ الفاظ کو بدلے۔ جو ایسا کرتا ہے وہ تحلیل اور توضیح کے فن میں ماہر ہے۔

(Of Comparison and Contrast) موازنہ اور تضاد

اب موازنہ یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری کے مقابل رکھنا تاکہ دیکھا جائے کہ وہ کہاں مشابہ ہیں اور کہاں مختلف۔

جیسے روح کے اعمال اور جسم کے اعمال —— یہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔

پس موازنہ مشابہت اور تضاد دونوں کو ظاہر کرتا ہے۔

(Of the Difficulties of Research) تحقیق کی مشکلات

تحقیق کا سب سے مشکل حصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اگرچہ اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں، مگر جب وہ تحقیق کے عمل میں آتے ہیں تو ٹھوکر کھاتے ہیں اور رک جاتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے اُس طریقہ کو سیکھا نہیں، نہ اُس میں مشق کی ہے۔ اسی سبب سے ہمارے ملک اور معاشرہ میں تحقیق کے کئی رُکاوٹیں ہیں۔ آؤ اِن موانع پر غور کریں۔

(First Hindrance: The Lack of Education) پہلی رکاوٹ: تعلیم کی کمی

پہلی اور بڑی رکاوٹ تعلیم کی کمی ہے۔

بہت سے لوگ آگے بڑھنا نہیں چاہتے، نہ علم حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں۔

جہاں تعلیم نہیں، وہاں تحقیق ممکن نہیں۔ جب لوگ سیکھتے ہیں تو اُن کے دلوں میں تلاش کی آگ بھڑکتی ہے، دریافت کی خواہش جاگتی ہے، اور فہم میں ترقی ہوتی ہے۔

لیکن ہمارے لوگ کم پڑھتے ہیں۔ مدارس میں بھی بچے صرف نصابی کتابیں پڑھتے ہیں اور کوئی اضافی مطالعہ نہیں کرتے۔ اُن کا علم محدود رہتا ہے۔ مگر دیگر ممالک میں طلبہ کو نصاب سے باہر پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے تاکہ اُن کا علم وسیع ہو۔

ہمارے ملک میں حتیٰ کہ ماسٹرز کی سطح تک بھی لوگ اندازے کے پرچوں (Guess Papers) اور خلاصوں پر پڑھتے ہیں، اور تحقیق کو نظرانداز کرتے ہیں۔
اسی لیے ایک قوم کے طور پر ہم دنیا سے پیچھے رہ گئے ہیں۔

دوسری رکاوٹ: اعتماد کی کمی (Second Hindrance: The Lack of Confidence)

دوسری بڑی رکاوٹ خوداعتمادی کی کمی ہے۔
بہت سے لوگ کہتے ہیں، ''میں تحقیق نہیں کر سکتا؛ یہ میرے لیے مشکل ہے۔'' وہ روتے ہیں اور ہمت ہار دیتے ہیں۔ حالانکہ کیا خدا نے ہمیں عقل، فہم، مطالعہ اور تحریر کی قدرت نہیں دی؟ ناکامی صلاحیت کی نہیں بلکہ حوصلے کی کمی ہے۔

اگر عزم پکا ہو اور محنت صبر کے ساتھ ہو تو سب کچھ ممکن ہے۔ بہت سے لوگ اچھا آغاز کرتے ہیں مگر درمیان میں رک جاتے ہیں۔ مگر تُو مضبوط ہو، حوصلہ رکھ، اور کہہ، ''میں نہیں'' نہیں بلکہ ''خدا کی مدد سے میں کر سکتا ہوں۔''

تیسری رکاوٹ: عمل کی کمی

تیسری رکاوٹ عمل کی کمی ہے۔ بہت سے لوگ وقت اور موقع رکھتے ہیں، مگر اپنے آپ کو مشق میں نہیں ڈالتے۔ تحقیق ایک ہی دن میں سرانجام نہیں پاتی۔ تھوڑا تھوڑا شروع کرو: ایک مختصر مضمون لکھو، ایک یادو صفحات۔ پھر ایک چھوٹی تحقیق لکھو؛ اس کے بعد ایک کتاب۔ یوں تُو عمل کے ذریعہ ترقی پائے گا۔

جو لکھتا نہیں، وہ لکھنا سیکھ نہیں سکتا۔ بہت سے شاگرد پریشان ہوتے ہیں جب اُنہیں کہا جاتا ہے کہ اپنے خیالات سے ایک پیراگراف لکھیں۔ مگر لکھنا مہارت لاتا ہے۔ اگرچہ ابتدا میں یہ کمزور معلوم ہو، پھر بھی جاری رکھ؛ دوسرا پہلا سے بہتر ہو گا، اور تیسرا دوسرے سے بہتر۔

کیونکہ درحقیقت یہ کہا گیا ہے، ''عمل انسان کو کامل بناتا ہے۔'' ویسے ہی جیسے پاک کتاب کے مطالعہ میں: جو روزانہ پڑھتا ہے، سمجھ میں بڑھتا ہے؛ مگر جو کتاب کو نہیں کھولتا، وہ جاہل ہی رہتا ہے۔

پس اپنا ہاتھ قلم پر رکھ۔ اپنے خیالات لکھ، اپنی تجربات لکھ، بلکہ اپنی دعائیں بھی لکھ۔ خدا کے حضور ایک **دُعا کا دفتر** رکھ — وہ درخواستیں جو تُو نے پیش کیں، اور وہ جوابات جو تُو نے پائے۔ انتظار کے دن اور پورے ہونے کے دن لکھ، تاکہ تُو خُداوند کی وفاداری کو دیکھ سکے۔

نوجوانوں کے لیے کہانیاں لکھ، کلیسیا کے لیے پیغامات، لوگوں کے لیے مضامین، بلکہ اپنے وعظ کو بھی لکھ قبل اس کے کہ تُو اُنہیں بیان کرے۔ کیونکہ بہت سے لوگ بکھرے ہوئے خیالات کے ساتھ منبر پر جاتے ہیں، لیکن جو ترتیب سے لکھتا ہے، وہ قوت کے ساتھ بولتا ہے۔

تحقیق کی برکت

یوں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ترقی — علم میں، ایجاد میں، طب میں، اور ہر میدان میں — تحقیق سے آتی ہے۔ جو تلاش کرتے ہیں، وہ نئی باتیں دریافت کرتے ہیں۔ جو ڈھونڈتے ہیں، وہ پاتے ہیں۔

اسی طرح خُدا کے کلام میں بھی: اگر ہم گہرائی سے مطالعہ کریں، تو خُداوند نئی سچائیوں کے خزانے ظاہر کرے گا۔ کیونکہ نوشتہ سونے اور نمک کی کان کی مانند ہے؛ جو اُس میں کھودتے ہیں، وہ دولت پاتے ہیں۔

پس خُدا کے کلام کے ہر شاگرد کو چاہیے کہ اپنے آپ کو مطالعہ، عمل، اعتماد، اور استقامت کے لیے وقف کرے۔ کیونکہ تحقیق میں دانائی بھی ہے اور برکت بھی؛ اور جو دل لگا کر ڈھونڈتے ہیں، وہ یقیناً پائیں گے۔

تحقیق کے اُصول اور چیلنج

تحقیق میں ترقی کا راستہ

اَے عزیزو، یہ جان لو کہ عمل کامل بناتا ہے؛ کیونکہ جب تُو لکھنے اور محنت کرنے میں قائم رہے گا، تیرا ہاتھ ماہر ہو جائے گا، اور تیرے خیالات حکمت کے ساتھ ترتیب پائیں گے۔

علم کی کمی، اعتماد کی کمی، اور عمل کی کمی — یہ سب طالبِ علم کے راستے میں رکاوٹیں ہیں۔

دوسروں سے اپنی نسبت کرنا

اور بہت سے لوگ اس غلطی میں پڑ جاتے ہیں کہ اپنے آپ کو دوسروں سے تولتے ہیں، اور اپنے دل میں کہتے ہیں، "دیکھ، اُس شخص میں بڑی قابلیت ہے، مگر مجھ میں کچھ نہیں۔"

پر یہ سچائی سُن لو: خُداوند نے اپنی تمام مخلوقات پر نعمتیں بانٹیں۔
ہر ایک کو اُس کی مرضی کے مطابق فضل ملا۔

اگر کوئی اپنے اندر کے عطیہ کو استعمال نہیں کرتا، تو دوسرا اُس پر سبقت لے گا؛ کیونکہ محنتی بادشاہوں کے حضور ٹھہرتا ہے، مگر سست بھلادیا جاتا ہے۔

پس دوسرے کی نعمت پر حسد نہ کر، نہ جلن کو اپنے دل میں جڑ پکڑنے دے؛ بلکہ اپنے بھائی کی ترقی پر خوش ہو اور اُس کے لیے دُعا کر۔
وہ نعمت جو قادرِ مطلق نے تجھ میں رکھی ہے، اُسے استعمال میں لا، تاکہ وہ اُس کے جلال کے لیے پھل لائے۔

لکھنے کا مقصد

پھر میں کہتا ہوں، بہت سے لوگ بغیر مقصد لکھتے ہیں، اور اُن کے الفاظ زمین پر گر جاتے ہیں۔
مگر جو مقصد کے ساتھ لکھتا ہے، وہ حکمت کے ساتھ تعمیر کرتا ہے۔

اگر تُجھ سے کہا جائے کہ بچوں کے لیے کہانی لکھ، تو اپنے دل میں ایک راست مقصد ٹھہرا:
کہ تیرے قصے کے وسیلہ سے وہ سچائی، ایمانداری، اور نیکی سیکھیں۔
تیری تحریر یہ سکھائے کہ جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے، اور سچائی عزت کا تاج ہے۔

اسی طرح، جب تُو کتاب لکھے، تو اپنے سامنے ایک واضح نیت رکھ۔
"اپنے آپ سے پوچھ، "اس سے کون فائدہ پائے گا؟
اگر یہ پاک کلام کے شاگردوں کے لیے، معلمینِ کتاب کے لیے، یا خُدا کی ریوڑ کے پاسبانوں کے لیے ہے، تو تیرا قلم اُن کی تعلیم کے لیے محنت کرے۔

کیونکہ جب مقصد واضح ہوتا ہے، تو استقامت مضبوط ہوتی ہے؛
مگر جب کوئی مقصد نہیں، تو لکھنے والا راہ میں تھک جاتا ہے۔

اپنی تحریر کی اشاعت

تب ایک نے کہا، ''اَے اُستاد، جب ہم کچھ لکھتے ہیں، تو اُسے ظاہر کیسے کریں، کیونکہ ہمارے پاس اشاعت کے ذرائع نہیں؟''

اور اُس کو جواب دیا گیا، ''چھوٹے آغاز کے دن کو حقیر نہ جان۔
وفاداری سے لکھ؛ اگرچہ کوئی اُسے چھاپے نہیں، تو بھی اُس کی نقول بنا اور چند لوگوں سے بانٹ دے، تاکہ وہ پڑھیں اور برکت پائیں۔

کیونکہ بہت سے عظیم شاعروں کو اُن کی زندگی میں پہچانا نہ گیا، پر اُن کے الفاظ اُن کے بعد قائم رہے۔
پس اگر کوئی ناشر تیرے در پر نہ آئے، تو دل شکستہ نہ ہو۔
لکھتا رہ، کیونکہ وقت پر خُداوند راہ کھولے گا۔

جو نعمت تجھ میں ہے، وہ معمولی نہیں، کیونکہ لکھنا اور شاعری مقدس ہنر ہیں، جو الہام سے عطا کیے گئے ہیں۔

ہم کاروں کی طرف سے حوصلہ

پھر ایک بھائی کھڑا ہوا اور کہا، ''فیصل آباد میں ایک مقام ہے، جو کبھی **ڈیوڈ ولا** کہلاتا تھا، اب اُسے **پاکستان بائبل کورسپونڈنس انسٹیٹیوٹ** کہتے ہیں۔
اگر کوئی مضامین یا نظمیں لکھتا ہے، تو اُنہیں وہاں بھیجے، کیونکہ وہ ہر ماہ ایک رسالہ شائع کرتے ہیں۔''

اور یہ بات اچھی ٹھہری، اور سننے والے حوصلہ پکڑنے لگے کہ وہ محنت کریں اور تھک نہ جائیں، کیونکہ خُدا نے ہر ایک کو تخلیق کی ایک پیمانہ بخشی ہے تاکہ وہ اُس کے جلال کے لیے استعمال ہو۔

تحقیق کے مراحل

''اور ایک بیٹی نے پوچھا،'' جناب، کیا تحقیق کے تمام چھ مراحل ضروری ہیں؟
''اُس نے جواب دیا،'' وہ شریعت کی طرح لازم نہیں، مگر اُن کا علم ضروری ہے۔
کیونکہ اگر کوئی موازنہ، ترکیب، یا جائزہ نہیں جانتا، تو وہ اپنی تحریر کی سچائی کو کیسے پرکھے گا؟

جیسے مطالعہ میں، جو صرف معلومات جمع کرتا ہے مگر سمجھ نہیں رکھتا، اُس نے حقیقی تحقیق نہیں کی۔
اور بہت سے لوگ غلطی کرتے ہیں کہ دوسروں سے نقل کرتے ہیں بغیر تمیز کے — یہ چوری کہلاتی ہے، یعنی **ادبی سرقہ**۔

لیکن حقیقی محقق وہ ہے جو اپنے کام کو پرکھتا، جوڑتا، اور متوازن فیصلہ کرتا ہے۔

خود جائزہ

''پھر دوسرے نے کہا،'' ہم اپنے کام کا جائزہ خود کیسے لیں؟
''اُس نے کہا،'' ہاں، تُو کر سکتا ہے، بلکہ کرنا چاہیے۔

جب میں نے ایک مضمون بیرونِ ملک اشاعت کے لیے لکھا، تو میں نے اُسے دوبارہ پڑھا اور خود پرکھا، 'اور پوچھا، 'کیا یہ بین الاقوامی معیار کے لائق ہے؟

پھر میں نے اُسے ایک دوست کو بھیجا جو تحقیق میں ماہر تھا، اور کہا، 'یہ پڑھ اور بتا کہ میں کہاں بہتر کر سکتا ہوں'۔
جب اُس نے مشورہ دیا، تو میں نے اصلاح کی، اور پھر مدیران کے پاس بھیجا۔
اُنہوں نے کام کی تعریف کی مگر یہ بھی بتایا کہ میں اُسے مزید کیسے مضبوط کر سکتا ہوں۔

یوں مشورہ، اصلاح، اور فروتنی کے ذریعے کام کامل ہوا۔
اسی طرح ہر واعظ کو چاہیے کہ اپنے وعظ کو بیان سے پہلے پرکھے، اور پوچھے، 'میرے سامعین کیا سیکھیں گے؟ اُنہیں کیسا روحانی رزق ملے گا؟'
اگر پیغام میں ترتیب یا مقصد نہیں، تو اُسے دوبارہ ترتیب دے جب تک وہ تعلیم کے لائق نہ ہو۔

تحریر کی ترتیب اور ساخت

آخر میں یہ دانائی سُن: بہت سے لوگ مواد جمع کرتے ہیں، مگر اُسے ترتیب دینا نہیں جانتے۔
بغیر ساخت کے تحریر ایسے ہے جیسے بدن بغیر ہڈیوں کے۔
آدمی کو یہ سیکھنا چاہیے کہ آغاز کیسے کرے، آگے کیسے بڑھے، اور انجام کیسے کرے۔

جب خیالات درست طور پر جڑیں، تو پیراگراف بنتا ہے؛
کئی پیراگراف مل کر ایک باب بنتے ہیں؛ اور کئی ابواب مل کر کتاب بنتی ہے۔

اسی طرح تحقیق کو بھی ترتیب ہونی چاہیے، تاکہ قاری الجھن میں نہ پڑے بلکہ تعلیم پائے۔
کیونکہ بے ترتیبی ذہن کو تھکا دیتی ہے،
پر ترتیب قاری کو روشنی دکھاتی ہے، جیسے اندھیرے میں چراغ۔

پس سیکھ کہ تعارف کیسے لکھنا ہے، بدنِ مضمون کیسے بنانا ہے، اور انجام کیسے باندھنا ہے جو مناسب اور برکت والا ہو۔